بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۳۳
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم بدھ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۷/۲۲ | ۱۶ رجب ۱۳۸۸ھ - ۹ اخاء ۱۳۴۷ہش - ۹ اکتوبر ۶۸ء | نمبر ۲۲۷

31

اخبارِ احمدیہ

-٭ ربوہ ۸ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں ٭

-٭ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر مورخہ ۹ اکتوبر کو مشرق بعید کے ملکوں روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور جس غرض کے لئے آپ باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے۔

(وکالت تبشیر)

-٭ خاکسار کی والدہ محترمہ (صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام) پر پانچ ماہ قبل فالج کا حملہ ہوا تھا۔ پہلے کی نسبت ان کی صحت اچھی ہے۔ مگر بعض اوقات ان کو نقاہت بہت ہو جاتی ہے اور ہاضمہ کی بھی خرابی رہتی ہے۔ اور دائیں بازو میں کمزوری ہے۔ احباب ان کی کامل اور جلد شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(عبد المنان شاہد مربی سلسلہ اوکاڑہ)

-٭ کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ میں عالِ اہل کا داخلہ شروع ہے۔ جو ایک ہفتہ تک جاری رہے گا طب سے دلچسپی رکھنے والے طلباء صبح نو بجے سے ۱۲ بجے تک جامعہ احمدیہ میں انٹرویو و داخلہ کے لئے پہنچ جاویں۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر جامعہ سے طلب کریں۔ ہوسٹل کا معقول انتظام ہے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

-٭ سال رواں کے لئے محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے الجمعیۃ العلمیہ کے لئے ذیل کے عہدہ داران کی منظوری دی ہے۔ احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ان کو بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

نائب الرئیس :- منصور احمد عمر (متعلم درجہ خامسہ)
الامین :- عبد الحفیظ کھوکھر (" " " رابعہ)
نائب الامین اول :- منیر احمد چیمہ (" " " ثالثہ)
" " الثانی :- سجاد احمد (" " " ثانیہ)

مساعد التحریر للبشریٰ } محمد دین ناز متعلم درجہ اولیٰ
مساعد التحریر لمجلۃ الجامعۃ } حمید احمد ظفر متعلم درجہ خامسہ

غلام باری سیف
الرئیس للجمعیۃ العلمیہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں پاک تبدیلی چاہتا ہے

جب تک تبدیلی نہ ہو عذاب الٰہی سے رستگاری نہیں ملتی

" واضح رہے کہ جس حال میں وہ بلائیں جو شامتِ اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور جن کا نتیجہ جہنمی زندگی اور عذاب الٰہی ہے اُن بلاؤں سے جو ترقی درجات کے طور پر اخیار و ابرار کو آتی ہیں الگ ہیں۔ کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے جو انسان اس عذاب سے نجات پائے۔ اس عذاب اور دُکھ سے رہائی کی بجز اس کے کوئی تجویز اور علاج نہیں ہے کہ انسان سچے دل سے توبہ کرے۔ جب تک سچی توبہ نہیں کرتا یہ بلائیں جو عذاب الٰہی کے رنگ میں آتی ہیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے اس قانون کو نہیں بدلتا جو اس بارہ میں اس نے مقرر فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ یعنی جب تک کوئی قوم اپنی حالت میں تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی حالت نہیں بدلتا۔ خدا تعالیٰ ایک تبدیلی چاہتا ہے اور وہ پاکیزہ تبدیلی ہے۔ جب تک وہ تبدیلی نہ ہو عذاب الٰہی سے رستگاری اور مخلصی نہیں ملتی۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک قانون اور سنت ہے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی کیونکہ خود اللہ تعالیٰ ہی نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا۔ یعنی سنت اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ پس جو چاہتا ہے کہ آسمان میں اس کے لئے تبدیلی ہو۔ یعنی وہ عذابوں اور دُکھوں سے رہائی پاوے جو شامتِ اعمال نے اس کے لئے تیار کئے ہیں۔ اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے جب وہ خود تبدیلی کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق جو اس نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ میں کیا ہے۔ اس کے عذاب اور دکھ کو بدلا دیتا ہے اور دُکھ سُکھ سے تبدیل کر دیتا ہے۔" (تقریر ۲۸ اگست ۱۹۰۴ء بمقام لاہور)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

امت مسلمہ ایک عظیم وجود کی حیثیت رکھتی ہے جس کی روح اور زندگی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہے

اس روحانی وجود کی ایک صفت یہ ہے کہ سب ایک دوسرے کے لئے دعائیں کریں اور رسول کریم کی بھی دعائیں حاصل کرنے کی کوشش کریں

جو لوگ اس وجود کا حصہ بنتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے وارث کئے جاتے ہیں

جو لوگ اس وجود سے منقطع ہو کر یہ سمجھیں کہ ہمارے اندر کوئی ذاتی خوبی ہے وہ ہر قسم کی برکتوں سے محروم ہو جاتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۷ تبوک ۱۳۴۷ ہش (۲۷ ستمبر ۱۹۶۸ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۔ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ (المومن آیات ۸-۹)

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ (آل عمران آیت ۱۶۰)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (نساء آیت ۶۵)

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران آیت ۱۷)

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ (حشر آیت ۱۱)

اس کے بعد حضور نے فرمایا:-

گزشتہ جمعہ میں نے بتایا تھا

کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارفع مقام کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں امت مسلمہ کو قائم کیا۔ یہ امت (یہ جماعت مومنین) ایک وجود کی حیثیت اور ایک وجود کا رنگ رکھتی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس کی روح اور اس کی زندگی کا باعث ہیں اور اس امت کے وجود کے سینہ میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا دل ہی دھڑکتا ہے۔ اور یہ بتانے کے لئے کہ یہ ایک ہی وجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف پیرایوں میں اس پر روشنی ڈالی ہے۔ کہیں ہمیں یہ بتایا کہ اس مخالفت کے مقابلہ میں جو اس وجود کو صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتا ہے۔ وہ بنیان مرصوص کی طرح ہیں۔ یعنی ایسی دیوار کی طرح ہیں جس پر پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا جاتا ہے۔ اور وہ ایک جان ہو جاتی ہے کبھی اس رنگ میں اسے پیش کیا کہ باہمی تعلقات ان کے لطف اور ترحم کی بنیادوں پر قائم ہیں۔ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ۔ جس کی تفصیل نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ جس طرح ایک جسم کا کوئی عضو بیمار ہو یا تکلیف میں ہو یا درد محسوس کرے تو سارا جسم ہی درد محسوس کرتا ہے۔ یہی حالت امت مسلمہ یعنی جماعت مومنین کی ہے۔

اس جماعت مسلمہ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض

کی برکت سے آپ میں فنا ہونے کی توفیق پائی۔ آپ کے رنگ سے رنگ پکڑنے کی توفیق حاصل کی اور آپ کی برکت سے یہ نعرہ لگانے کی بھی توفیق پائی کہ

اَسْلَمْنَا لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ہم سب خدا کے حضور ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے جھکتے ہیں اور حقیقی اسلام پر قائم ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکموں کا جوا اپنی گردن پر رکھتے ہیں۔ جب اس امت نے اس مقام کو حاصل کیا اور اپنے پر ایک موت کو وارد کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک نئی زندگی عطا کی۔ ایک نیا وجود بنا دیا اور اس روحانی وجود (جسے ہم امت مسلمہ بھی کہتے ہیں) کا ایک خاصہ اور ایک صفت یہ ہے کہ وہ سب ایک دوسرے کے لئے دعائیں کرنے والے ہیں۔ سب کو اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی دعائیں حاصل ہیں۔ سب کے متعلق نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد باری ہے کہ ان کے لئے دعائیں کرو۔ اور جو نتیجہ اس کا نکلنا تھا وہی نکلا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث بنے

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حکم کی تعمیل میں امتِ محمدیہ کے لئے اس کثرت کے ساتھ دعائیں کی ہیں اور ایسی دعائیں کی ہیں جو اپنی وسعت کے لحاظ سے بھی بے نظیر ہیں اور اپنی گہرائی کے لحاظ سے بھی حیران کن ہیں ان کی چند ایک مثالیں میں اس وقت آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا

اَللّٰھُمَّ خُذْ بِنَوَاصِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِلٰی طَاعَتِکَ

یعنی اے خدا تو اپنا فضل کر کہ اس امت سے بشری کمزوریاں ظاہر ہی نہ ہوں اور دُنیا کی نگاہ میں ایسا لگے کہ تُو نے ان کو پکڑ کر اپنی اطاعت کے لئے اپنے ساتھ کھینچ کر لگا لیا ہے۔

[redacted]

پھر فرمایا کہ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ۔ ثَلَاثًا

اے ہمارے ربّ میری امّت سے مغفرت کا سلوک کرنا۔ میری امّت سے مغفرت کا سلوک کرنا۔ میری امّت سے مغفرت کا سلوک کرنا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیَ الَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِی الَّذِیْنَ یَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَ سُنَّتِیْ وَ یُعَلِّمُوْنَھَا النَّاسَ۔ (جامع الصغیر)

اے ہمارے ربّ میرے وہ خلفاء اور نائب جو میرے بعد دُنیا میں پیدا ہوں تو ان سے رحمت کا سلوک کرنا اور ان کو اس بات کی توفیق دینا کہ وہ تیری رحمت کے مستحق ٹھہریں۔ تو انہیں اس بات کی توفیق دینا کہ وہ میری سنّت کا احیاء کریں اور میری سُنّت پر چلانے کے لئے امّتِ مسلمہ کی تربیت کریں۔

پھر

ایک حدیث میں آتا ہے

کہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جو قول بیان ہُوا ہے کہ

رَبِّ اِنَّھُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

اسی طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام کا قول ہے کہ

اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

ان آیات کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پڑھ رہے تھے کہ آپ پر رقّت طاری ہو گئی اور آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور کہا

اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ وَ بَکٰی

اے میرے ربّ میری امّت کے ساتھ محض مغفرت کا سلوک کرنا میری امّت کے ساتھ محض مغفرت کا سلوک کرنا۔ اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ والا سلوک نہ کرنا۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عاجزی اور زاری کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور یہ دعا کی تو اللہ تعالےٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ گو مَیں جانتا تو ہوں (وَرَبُّکَ اَعْلَمُ اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں لیکن) تمہیں میرا یہ حکم ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ کس وجہ سے ان پر اتنی رقّت طاری ہو گئی ہے۔ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور دریافت کیا تو آپؐ نے بتایا کہ امّت کے لئے جو فکر میرے دل میں ہے اس کے لئے جو مجھے تڑپ اور خیال ہے کہ مَیں صَلِّ عَلَیْھِمْ کا حکم کما حقہٗ پُورا کروں اس کی وجہ سے مَیں عاجزی اور رقّت کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور دعا کر رہا ہوں۔ جب جبرئیل علیہ السلام یہ جواب لے کر اللہ تعالےٰ کے پاس پہنچے (اور اللہ تعالےٰ تو بڑی ہی علیم ہستی ہے اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ اس نے فرشتوں کو بتانا تھا کہ دیکھو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا بلند مقام ہے) اس نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ واپس جاؤ اور محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) سے کہو

اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ

کہ تیری امّت کے متعلق جو تیری نیک خواہشات ہیں ہم وہ پوری کریں گے اور تجھ کو اس معاملہ میں بھی راضی کریں گے۔ اور جہاں تک اس امّت کا سوال ہے تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی یعنی باوجود اس کے کہ بعثتِ نبوی سے قیامت تک اس امّت کا زمانہ پھیلا ہوُا ہے اور دنیا کے ہر ملک میں۔ ہر رنگ و نسل میں اپنی اپنی طبیعتوں اور عادات کے ساتھ امّتِ مسلمہ کے افراد پیدا ہونے تھے اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ جو میری خواہش ہے کہ تیرے وجود میں گم ہونے والے اس مقام کو پائیں اور تیری بھی یہی خواہش ہے وہ مقام ان میں سے بہتوں کو ملے گا اور اس سلسلہ میں تجھے دُکھ نہیں پہنچے گا بلکہ تمہاری مسرّت اور خوشی کے سامان پیدا کئے جائیں گے۔ (تفسیر جامع البیان زیر آیت ۳۶ سورۃ ابراہیم وصحیح مسلم کتاب الایمان)

یہ چند مثالیں ہیں

جو مَیں نے دی ہیں ورنہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امّت کے لئے اس کثرت سے دعائیں کی ہیں کہ حقیقت یہی ہے کہ آپ کے علاوہ جب بھی کسی کی دعا قبول ہوتی ہے تو وہ اس لئے قبول ہوتی ہے کہ وہ اس فردِ واحد کی دعا نہیں ہوتی بلکہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا ہوتی ہے۔ اور جس اُمّت کے ساتھ اس قدر مقبول ہستی کی دعائیں ہوں اس کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ ساری کی ساری کسی وقت میں صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر ضلالت کی راہوں کو اختیار کرے جیسا کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

غرض جب اس قسم کا عظیم روحانی وجود اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا کہ جس میں کروڑوں اربوں انسانوں نے شامل ہو کر جسم کے ذرّوں کی طرح اس جسم کو بنانا تھا، جس کا زمانہ قیامت تک ممتد اور جس کی وسعت زمین کو احاطہ میں لئے ہوئے تھی۔ اس میں ایک خطرہ بھی تھا اور وہ یہ کہ یہ اربوں ارب افراد اپنی تمام بشری کمزوریوں کے ساتھ اس وجود کا حصّہ بننے والے تھے اس لئے ضروری تھا کہ کوئی ایسا سامان پیدا کیا جائے کہ ان کی بشری کمزوریاں یا تو ظاہر نہ ہوں اور اگر ظاہر ہوں تو اللہ تعالےٰ کی مغفرت کچھ اس طرح انہیں ڈھانپ لے کہ ان کے بد نتائج نہ نکلیں۔ اس کے بغیر اس مقصد کو حاصل نہیں کیا جا سکتا تھا جس مقصد کو لے کر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں مبعوث ہوئے۔

غرض اللہ تعالےٰ نے اس بات کا کہ امّتِ محمدیہ میں شامل ہونے والے

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے درختِ وجود کی شاخیں

اس طرح محفوظ کر لی جائیں کہ اگر بشری کمزوری ظاہر ہو جائے تو اس کا نتیجہ امّت کے لئے بحیثیت مجموعی بُرا نہ نکلے یا اللہ تعالےٰ اس رنگ میں ان کی تربیت کرے اور اس طرح پر ان کی فطرت کو اپنی طاقت سے سہارا دے کہ ان سے

کوئی بشری کمزوری ظاہر نہ ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا کیا (جس کا ذکر وضاحت سے قرآن کریم میں آتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ملائکہ مقربین اور وہ ملائکہ بھی جو ان کے ساتھ مختلف کاموں پہ لگے ہوئے ہیں وہ مومنوں کی جماعت کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور ان کی دعا یہ ہے کہ اے ہمارے ربّ تیری رحمت بھی ہر چیز پہ حاوی ہے اور تیرا علم بھی ہر چیز پہ حاوی ہے اس لئے ہماری یہ دعا ہے کہ

فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ

جس شخص سے بشری کمزوری سرزد ہو جائے اور پھر وہ ندامت کے ساتھ توبہ کا دروازہ کھٹکھٹائے تو اپنی مغفرت کی چادر میں اس کو ڈھانپ لے کیونکہ تیری رحمت بڑی وسیع ہے۔ اگر وہ تیری راہوں کو اختیار کرنا چاہے اور تیرے قرب کے حصول کے لئے کوشش کرنا چاہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا بدلہ پوری طرح اور پوری کوشش کے ساتھ ادا کرنا چاہے۔ وہ اتباعِ سبیل کرنا چاہے تیرا علم وسیع ہے وہ خود بھی نہیں جانتا کہ اس میں کس قسم کی فطری کمزوریاں پائی جاتی ہیں لیکن تُو جانتا ہے۔ اے ہمارے ربّ ایسا سامان پیدا کر دے کہ یہ بشری کمزوریاں اس سے سرزد نہ ہوں اور وہ روحانی راہوں پہ بغیر کسی روک کے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کٹ نہ جائیں۔ کٹی ہوئی شاخ کی طرح آپ کے وجود کے درخت سے منقطع نہ ہو جائیں یا اس ذرہ کی طرح نہ ہو جائیں جس کو جسم اپنے سے جدا کر دیتا ہے۔ کیونکہ تیری رحمت بھی وسیع ہے اور تیرا علم بھی وسیع ہے۔ جو غلطی ان سے سرزد ہو گئی ہے تو اُسے اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جس غلطی کے سرزد ہونے کا امکان ہے اور تو ہی اسے بہتر جانتا ہے تو ایسے سامان پیدا کر دے کہ اس قسم کی بشری کمزوریاں ان سے سرزد نہ ہوں اور ان کی فطرت کو تیری طاقت ہمیشہ سہارا دیتی رہے اس طرح وہ اس عذاب جحیم سے بچ سکتے ہیں، جسے تیرے قہر کا آگ بھڑکاتی ہے۔

اور اے خدا کسی ایک زمانہ کے متعلق ہماری یہ دعا نہیں بلکہ انہیں بھی اور ان کے بڑوں کو بھی، پہلوں کو بھی اور بعد میں آنے والوں کو بھی تو

مغفرت کی چادر

میں ڈھانپتا رہے یعنی یہ ایک لمبا زمانہ ہے جو قیامت تک چلا جائے گا نسلاً بعد نسلٍ امت محمدیہ میں زیادتی اور کمی ہوتی رہے گی کچھ لوگ اس جہان سے گزر جائیں گے اور کچھ اور پیدا ہو جائیں گے پس تو پہلوں پر بھی اور جو حالی کی نسل ہے ان پر بھی (اَزْوَاجِهِمْ ان کے ساتھی۔ یہ الفاظ حالی کو بتا رہے ہیں) وَذُرِّيّٰتِهِمْ آئندہ آنے والی نسلوں پر بھی تُو رحمت اور مغفرت کر اور ان سے پیار کا سلوک کر اور ان کو اس قابل بنا دے کہ وہ محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وجود کا حقیقی ذرہ بن جائیں اور ان تمام نعمتوں سے وہ حصہ لیں جو تُو نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مقدر رکھی ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فطری کمزوریوں سے محفوظ رکھنے اور فطری کمزوریوں کے ظاہر ہونے سے بچانے کے لئے یہ انتظام کیا کہ ایک طرف فرشتوں کو دعا پر لگا دیا اور دوسری طرف یہ انتظام کیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ

تُو ان کے لئے استغفار کرتا رہے تا اگر ان سے کوئی فطری کمزوری سرزد ہو تو اس کا بد نتیجہ نہ نکلے۔ تیرا رحم اس طرح جوش میں آئے کہ فطرت کی کمزوریوں کو تیری طاقت سہارا دیتی چلی جائے اور کوئی بدی اور کمزوری واقع ہی نہ ہو۔ غرض نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی کہا کہ امتِ مسلمہ کے لئے استغفار کرتے رہو اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں امت کے لئے استغفار شامل تھا اسلئے امتِ مسلمہ کو یہ کہا کہ تمہارا استغفار کرنا اس وقت تک بے نتیجہ ہے اور وہ تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا جب تک نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تمہارے لئے استغفار نہ کریں اس لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

جب امت میں سے کوئی شخص یہ سمجھے کہ اس سے کچھ غلطیاں سرزد ہو گئی ہیں اور یا وہ یہ سمجھے اور اسے یقین حاصل ہو کہ بہرحال مجھ میں بشری کمزوریاں پائی جاتی ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے سہارے کے بغیر ان بشری کمزوریوں کے ظاہر ہونے سے بچ نہیں سکتا۔ غرض جب بھی ان دو میں سے کوئی ایک یا دونوں احساس پائے جائیں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تیرے پاس آئے اور تجھ سے استغفار کے طریقے سیکھے اور پھر استغفار کرے لیکن یہ بھی کافی نہیں۔

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ

پھر رسول بھی اس کے لئے استغفار کرے تب

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

وہ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور مجاہدات کا قبول کرنے والا پائے گا۔

خالی اس فرد کا استغفار کرنا کافی نہیں۔

غرض امتِ مسلمہ سے کہا کہ

تمہارے لئے استغفار کرنا ضروری ہے

لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ صرف تمہارا استغفار کرنا اور تمہارا یہ دعا کرنا ہی کافی نہیں کہ جو غلطیاں سرزد ہو گئی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے اور ان کے بد نتائج سے تمہیں محفوظ رکھے یا جن بشری کمزوریوں کا امکان ہے ان کا اظہار ہی نہ ہو مغفرت کی چادر میں وہ چھپی رہیں اور اس طرح انسان اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے تمہاری یہ دعا قبول نہیں ہو سکتی جب تک کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا اس دعا کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس روحانی طور پہ پہنچے اور آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر، آپؐ کا قرب پا کر، آپؐ سے استغفار کی راہیں سیکھ کر استغفار نہ کرے اور اپنی زندگی کو اس رنگ میں نہ گزارے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے استغفار کا خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مستحق بن جائے اس وقت تک امتِ مسلمہ کے افراد اللہ تعالیٰ کے توّاب ہونے اور اس کے رحیم ہونے کے جلوے نہیں دیکھ سکتے۔ اگر کسی نے خدا تعالیٰ کی ان صفات (توّاب اور رحیم) کے جلوے دیکھنے ہوں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریق پر استغفار کرتے ہوئے خود کو اس بات کا مستحق بنائے کہ اسے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں پہنچیں اور اس کے استغفار کے ساتھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا استغفار شامل ہو جائے تب وہ خدا تعالیٰ کی صفات توّاب اور رحیم کے جلوے دیکھے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے

کہ تمہیں صرف اپنے لئے ہی نہیں ساری امت کے لئے استغفار کرنا ہے اور میں نے بتایا ہے کہ ساری امت کے افراد نے اپنی تمام بشری اور فطری کمزوریوں سمیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے وجود کا حصہ بننا تھا اس لئے ضروری تھا کہ ایک تو اگر گناہ سرزد ہو جائے تو اس کی معافی کا انتظام ہو اور دوسرے ایسا سامان ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کچھ ایسے رنگ میں انسان سے محبت کا سلوک کرے کہ اس کی طاقت اور قدرت انسانی فطرت کو سہارا دے اور فطرت انسانی اس سہارے کے بعد غلطیوں سے محفوظ ہو جائے پس امتِ مسلمہ کو یہ کہا کہ تمہارا یہ فرض ہے کہ تمام مومنوں کے لئے استغفار کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ سورۃ آل عمران میں فرماتا ہے 33

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

کہ وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم سب جماعت مومنین میں شامل ہو گئے ہیں فَاغْفِرْ لَنَا تو ہم کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ غرض یہاں ساری امت کے لئے دعا کرنا جماعت مومنین کی ایک صفت بیان کی گئی ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے سورۃ حشر میں یوں فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

کہ جس طرح بعد میں آنے والے مومن پہلوں کی دعا اور استغفار سے حصہ لینے والے ہوتے ہیں اسی طرح وہ پہلوں کے لئے بھی دعا اور استغفار کرتے ہیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

ان کی دعاؤں میں یہ دعا بھی شامل ہوتی ہے

کہ اے ہمارے رب تو ہماری غلطیوں کو بھی معاف کر اور ان کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے تیرے محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لائے اور اے ہمارے رب جس طرح تو نے ان کی فطرت کو سہارا دیا اور بشری کمزوریوں سے انہیں محفوظ کر لیا اسی طرح تو ہمیں بھی بشری کمزوریوں سے محفوظ رکھ اور ہماری فطرت کو بھی سہارا دے۔ غرض مومن اپنے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں اور پہلوں کے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں اور پھر بعد میں آنے والوں کے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں۔

دونوں خطبوں کا مضمون یکجائی طور پر اگر مختصراً بیان کیا جائے تو یہ بنتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل اور مکمل مظہرِ صفاتِ باری کی حیثیت میں دنیا کی طرف مبعوث ہوئے اور آپ کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ انسان اپنے رب کو پہچانے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو کر اپنی اپنی استعداد کے مطابق صفاتِ باری کا مظہر بنے۔ اس پاک وجود کو جو امت محمدیہ کہلاتی ہے۔ (جسے ہم امت محمدیہ یا امت مسلمہ کہتے ہیں) وہ ایک ہی وجود ہے اس کی روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس کا دل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ اس کا نور نورِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ یہ ایک پاک وجود دنیا میں قائم کیا گیا ہے جس کو قیامت تک کی زندگی عطا ہوئی ہے یعنی امت محمدیہ کی اجتماعی زندگی قیامت تک کی ہے اور اس وجود کا پھیلاؤ زمین کے کرے کو احاطہ کئے ہوئے ہے ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے) جس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ضروری تھا کہ یہ سارا وجود اور خدا تعالیٰ کے فرشتے دعاؤں میں مشغول ہو جائیں کیونکہ دعا کے بغیر اور خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کرنے اور رحمت پانے کے بغیر دنیا میں کوئی کامیابی بھی انسان کو نہیں مل سکتی۔ کجا یہ کہ اتنی عظیم کامیابی حاصل ہو پس ضروری تھا کہ

امت محمدیہ ایک وجود کی حیثیت میں

دعاؤں میں مشغول ہو جاتے۔ ان کی دعاؤں کا ایک بڑا حصہ یہ رہا ہے اور یہ رہے گا۔ کہ اے ہمارے رب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس مقصد کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس مقصد میں آپ کو اس رنگ میں کامیاب کر کہ دنیا کی کوئی کامیابی بھی اس کے مقابلہ میں پیش نہ کی جا سکے۔ انتہائی کامیابی آپ کو عطا کر۔ پھر ان دعاؤں میں یہ بھی شامل ہے کہ قرآن کریم کی عظمت دلوں میں بیٹھے۔ اسلامی تعلیم انسان کی زندگی پر حکومت کرے اور یہ سب اس لئے ہو کہ انسان کے دل میں خدائے واحد و یگانہ، قادر و توانا کی محبت پیدا ہو اور انسان اپنے رب کی صفات کا مظہر بننے کی کوشش کرے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے طفیل وہ اپنی استعداد کے مطابق اپنے دائرہ کمال کو پہنچے اور مظہرِ صفاتِ باری بنے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حکم ملا کہ اس امت کے لئے دعائیں کرو اور جو دعائیں آپ نے اس امت کے لئے کیں وہ امت کی مغفرت کیلئے ہیں ہر دو معنی کے لحاظ سے کہ اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے چاہے وہ کسی زمانہ میں کسی فرد واحد اور کسی قوم سے سرزد ہو تو اے خدا تو اسکے بد نتائج سے امت کو بحیثیت امت محفوظ رکھنا اور دوسرے معنوں کے لحاظ سے بھی کہ اے ہمارے رب کہ جو افراد تیرے اس مقدس درخت کی شاخیں بنیں گے وہ اپنی بشری اور فطرتی کمزوریوں کو ساتھ لے کر آئیں گے تو ایسا سامان کر دے کہ ان کی فطری اور بشری استعدادیں تیری طاقت کے سہارے طاقت پکڑیں اور فطری بشری کمزوریاں ظاہر ہونے پائیں اور اس طرح پر امت محمدیہ تیرے قرب کی راہیں زیادہ سے زیادہ حاصل کرتی چلی جائے۔

غرض چونکہ فرشتے امت محمدیہ کیلئے دعائیں کرتے ہیں چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم امت کے لئے دعائیں کرتے ہیں چونکہ یہ ساری کی ساری امت اپنے لئے اور ایک دوسرے کیلئے دعائیں کر رہی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا ہے کہ جو لوگ بھی اس معنی میں اس وجود کا حصہ بن جائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث ہوں گے اور چونکہ یہ ایک بہت بڑا وجود ہے اس کا زمانہ (یعنی اس کی اجتماعی زندگی) قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ وسعتوں کے لحاظ سے ہر ملک اور ہر براعظم اور ہر شہر اور ہر گاؤں سے اس کا تعلق ہے اور ادیوں ارب افراد اپنے پر ایک موت وارد کر کے اور اسی وجود میں گم ہو کر ایک نئی زندگی پانے میں کوشاں ہوں گے اور وہ اپنی بشری کمزوریاں ساتھ لے کر جائیں گے ان بشری کمزوریوں سے حفاظت کا کوئی سامان پیدا ہونا چاہیئے تھا اور وہ سامان اللہ تعالیٰ نے استغفار کے ذریعہ پیدا کیا ہے اور میں نے بتایا ہے کہ یہ سامان استغفار کے ذریعہ اس طرح پیدا کیا گیا کہ فرشتوں کو حکم ہوا کہ تم امت مسلمہ کے لئے دعاؤں میں مشغول ہو جاؤ اور دعا کرو کہ اگر کوئی بشری کمزوری سرزد ہو جائے

تو اس کے بد نتائج سے وہ محفوظ رہے اور اللہ تعالےٰ کی رحمت اس طرح بھی اس امت کے شامل حال ہے کہ اسکی فطری کمزوریاں ظاہر ہی نہ ہوں ان تمام امکانی کمزوریوں پر اللہ کی رحمت اور مغفرت کی چادر کچھ اس طرح پڑ جائے کہ ان کا مونہہ اس چادر سے باہر نہ نکلے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اُمتِ مسلمہ کے لئے استغفار میں مشغول ہو جاؤ۔ اور مومنوں کو یہ کہا کہ ایک دوسرے کے لئے استغفار کرو اور ساتھ ہی ان کو یہ بھی کہا کہ صرف تمہاری استغفار کافی نہیں جب تک تم دو شرطوں کو پورا نہ کرو۔ ایک شرط یہ کہ

اِستغفار اس رنگ میں کرو

جس رنگ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہیں بتایا ہے۔ اپنی طرف سے استغفار کے طریقے ایجاد کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ جو طریقے استغفار کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں۔ انہی طریقوں سے تم استغفار کرو، اور دوسری شرط یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی تمہارے لئے استغفار کر رہے ہوں۔ اگر تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریق پر استغفار کرو گے اور تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے استغفار کے خدا تعالےٰ کی نگاہ میں مستحق ٹھہرو گے تو اللہ تعالےٰ اپنی مغفرت کی چادر میں تمہیں لپیٹ دے گا۔ اور تم انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی حیثیت میں بھی گناہ کے وقوعہ کے بعد یا گناہ کے وقوعہ سے پہلے اس کے امکان اور امکانی مضرتوں سے محفوظ کر دیئے جاؤ گے۔

پس اللہ تعالےٰ نے امتِ مسلمہ یا جماعتِ مومنین کا ایک عظیم وجود پیدا کیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پر ایک موت کو وارد کیا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ایک نئی زندگی اپنے رب سے پائی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ابدی حیات ملی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگی کا مدار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح پر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے سینوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا دل دھڑک رہا ہے جن کی زبانوں پر وہی آتا ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پسند ہو، جن کی آنکھیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رب کے نور سے منور ہیں۔ جن کے ہاتھ جن کے پاؤں اور جن کے جوارح وہ ہیں جو خدا تعالےٰ نے اک نئی زندگی کے بعد انہیں عطا کئے ہیں اور وہ تمثیلی زبان میں اللہ ہی کے ہاتھ اور اللہ ہی کے پاؤں اور اللہ ہی کی آنکھیں اور اللہ ہی کے جوارح ہیں۔ غرض۔

یہ ایک عظیم وجود پیدا کیا گیا ہے

اور جو شخص اس وجود سے خود کو منقطع سمجھتا ہے اور اپنے اندر کوئی ذاتی خوبی اور بڑائی سمجھتا ہے وہ خدا کی نگاہ میں ایک دھتکارا ہوا وجود ہے کیونکہ ہر برکت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی مل سکتی ہے۔ اور جس نے آپ کو اور آپ کے روحانی وجود کو چھوڑا اور اس سے منقطع ہو گیا اور اُس سے قطع تعلق کر لیا وہ خدا تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق ہر قسم کی برکتوں اور فضلوں سے محروم ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے

اور اللہ تعالےٰ ہمیشہ ہمیشہ اس بات کی توفیق عطا کرتا چلا جائے کہ ہم شیطانی زندگی پر خدا کی راہ میں موت کو ترجیح دینے والے ہوں اور اسکی راہ میں موت کو قبول کرنے والے اور اس کے فضل سے ایک نئی زندگی پائیں جو رحمتوں والی ہو جو انوار والی ہو، جو مسرتوں اور لذتوں والی ہو۔ اللّٰھم آمین

ترے حُسن کے جلوے بے پایاں اِک حسن کا جلوہ روز دِکھا

اے قادر و مالک میرے خدا! ہے ختم تجھی پہ جود و سخا
محتاج ہیں تیری بخشش کے ہر مُسلم کی تُو بخش خطا

اے قادر و مالک میرے خدا! ہم سجدہ کناں ہیں عاجز ہیں
تو پاک منوّر ہاتھوں سے ہر مُسلم کا دل عرش بنا

اے قادر و مالک میرے خدا! کر اُمت پہ اک نظرِ کرم
تُو اپنے حبیب کے صدقے سے کر اُمت کی تُو دُور بلا

اے قادر و مالک میرے خُدا! نمرود کی آتشِ سوزاں کو
اِک جلوۂ ابراہیمی سے تو رشکِ چمن گلزار بنا

اے قادر و مالک میرے خُدا! اِسلام کے سچّا ہونے کا
تُو دنیا کے سب لوگوں کو اک تازہ ترہ اِعجاز دکھا

اے قادر و مالک میرے خُدا! ہر ذرّے میں پنہاں نُور ترا
اک شمس محمد عربی ہے ہر تیرا دلی ہے بدر الدجےٰ

اے قادر و مالک میرے خُدا! ہر مسلم کو تو ہمت دے
قرآن لگا کر سینے سے بن جائے اک قُرآن نما

اے قادر و مالک میرے خُدا! ہیں دینِ محمد کی خاطر
ترے حُسن کے جلوے بے پایاں اک حُسن کا جلوہ روز دِکھا

(عبدالماجد النسہ۔ لائل پور)

درخواستِ دُعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

مکرم سید محمد شبیر شاہ صاحب مانسہرہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد مکرم سید عبدالرحیم شاہ صاحب آف بھیگلہ ضلع ہزارہ لاہور میں ہسپتال میں کینسر کے علاج کے لئے داخل ہوئے ہیں مکرم سید عبدالرحیم شاہ صاحب بھیگلہ کے بہت مخلص اور پرانے احمدی ہیں خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ وہ مکرم شاہ صاحب کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

ایک معزز غیر از جماعت مسلمان کے تاثرات

ربوہ میں دو ہفتے

(محترم میر اسد علی صاحب بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ حیدرآباد دکن انڈیا)

مکرم میر اسد علی صاحب ایڈووکیٹ حیدرآباد دکن (انڈیا) کے ایک معزز مسلمان ہیں۔ آپ مشہور شیعہ لیڈر علامہ رشید ترابی صاحب کے قریبی عزیزوں میں سے ہیں۔ حکومت حیدرآباد کے زمانہ میں ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر بھی فائز رہ چکے ہیں۔ آج کل وہاں وکالت کرتے ہیں۔ آپ گزشتہ ماہ جون میں پاکستان آئے تھے اور ربوہ بھی تشریف لائے تھے: واپس جانے پر آپ نے اپنے مندرجہ ذیل تاثرات بغرض اشاعت ہمیں ارسال فرمائے ہیں۔

(ادارہ)

مجھے ربوہ جانے کا اتفاق ہوا۔ میں نے جو چیزیں عام افواہ کے خلاف دیکھیں انکا اظہار سطور ذیل میں کر رہا ہوں تاکہ اسلامی فرقوں میں اتحاد ہو اور دیگر فرق اسلامی اس اعلیٰ درجہ کی عملی زندگی۔ تنظیم اور تبلیغ کو اپنائیں۔ مَاعَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

ربوہ کی بستی:۔ "ربوہ" لاہور سے تقریباً ایک سو میل بجانب جنوب مغرب شہر سرگودہا سے قریب دریائے چناب کے کنارے تین جانب چھوٹی پہاڑیوں سے گھرا ہوا واقع ہے جو جماعتِ احمدیہ کا صدر مقام ہے۔ یہاں اندرون پاکستان اور بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں کے تنظیمی اور تبلیغی شاندار دفاتر ہیں جو سلیقہ سے تعمیر ہوئے ہیں اور خوبصورت لانس اور پھلواریوں سے مزین ہیں۔ اس کی آبادی پندرہ ہزار بتلائی جاتی ہے تقریباً کئی سو مکانات پختہ اور دیدہ زیب ہیں جن میں عصری ضروریات مہیا ہیں۔ باقی مکانات اوسط درجہ کے مگر پختہ ہیں۔ آبادی کو ایک پلان کے تحت بسایا گیا ہے۔ اس کو بسانے کی ابتداء پندرہ برس ادھر کی گئی اور اس قلیل عرصے میں اس قدر ترقی کارکنان جماعتِ احمدیہ کی سلیقہ شعاری اور انتھک کوششوں کی دلیل ہے۔ تقسیم ہند کے فوری بعد بنظر تحفظ قادیان کی احمدی آبادی کو بہ ہزار دقت لاہور منتقل کیا گیا۔ حضرت امام صاحب جماعتِ احمدیہ کو فکر دامنگیر ہوئی کہ اپنی جماعت کو لاہور کی رنگینیوں سے دُور رکھا جائے۔ حضرت موصوف نے اس منتقلی آبادی سے پہلے خواب دیکھا تھا کہ وہ ایک ایسے مقام پر ہیں جو بلندی پر واقع ہے اور اس کے ایک جانب دریا بہہ رہا ہے اور تین جانب چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔ لاہور آنے کے بعد ایسے مقام کی تلاش کرائی گئی۔ ایک سال کی جستجو کے بعد اس مقام کو بعد معائنہ پسند فرمایا اور حکومت سے تقریباً بارہ سو ایکڑ اراضی جو ہمیشہ سے ویران رہتی تھی خرید لی۔ زمین بہت شور ہے اور بیشتر مقامات پر کھاری پانی دستیاب ہوتا ہے جو پینے کے لئے نامونول اور دیگر ضروریات کے لئے بھی غیر مطبوع ہے اس کے باوجود موجودہ لانس اور پھلواریوں کو دیکھ کر بے ساختہ زبان سے نکل جاتا ہے۔ ع

"زمین شور سنبل بر نیارد کون کہتا ہے"

ربوہ قرآن کا لفظ ہے اور بلندی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ چونکہ یہ مقام بلندی پر واقع ہے اور قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلق سے مستعمل ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (جنہیں مسیح موعود مانا جاتا ہے) کے خلفاء نے ادبی نقطۂ نظر سے بھی یہ نام پسند کیا ہو۔ ربوہ کی آبادی لاہور سرگودہا کی شاہراہ پر واقع ہے۔ اس آبادی سے دو تین میل کے فاصلہ پر دریائے چناب بہتا ہے جس پر ریل کا پُل ہے جس کے اوپر موٹروں اور دیگر سواریوں کے گزرنے کے لئے سڑک تعمیر کی گئی ہے۔ یہ پُل لاہور لائل پور جیسے مقامات کو سرگودہا سے جو ایک اہم مقام ہے ملاتا ہے۔ اس آبادی کی خصوصیت یہ ہے کہ بغیر حکومت کی امداد کے جماعتِ احمدیہ نے اس بستی کو اپنے فنڈ سے بسایا ہے۔ سڑکیں مکانات بازار وغیرہ جماعت کے ذاتی تعمیر کردہ ہیں۔ اس آبادی میں بھی جیسا کہ پنجاب بھر میں قدم قدم پر ہینڈ پمپس ہیں پانی ہینڈ پمپس سے کثیر تعداد میں فراہم ہوتا ہے۔ انسانی اور حیوانی ضروریات کے علاوہ باغبانی کی ضروریات بھی پوری ہوتی ہیں۔ حکومت کی جانب سے دریائے چناب سے سربراہی آب کی کوششوں کے آثار پائے جاتے ہیں جس کی تکمیل کے لئے کچھ مدت درکار ہوگی۔

> امام جماعتِ احمدیہ کی قیادت اور راہنمائی میں ساری جماعت شرعِ محمدی پر کاربند اور عامل ہے۔ جماعت کا اخلاقی معیار بہت بلند ہے۔ اسلامی احکام کی پابندی کا فیصد تقریباً صد فیصد ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔

آمد و رفت کی سہولتیں:۔ شاہراہ پر ہر وقت بسیں چلتی ہیں جو سرگودہا اور لائلپور کو جاتی ہیں۔ بسیں آرام دہ اور تیز رفتار ہیں۔ کرائے کم ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں ریلوے اسٹیشن بھی ہے جو حال میں تعمیر ہوا ہے اور مقامی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ ریلوے لائن آبادی کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے جس پر تیز رفتار ٹرینیں بھی چلتی ہیں اور یہاں سے لاہور اور کراچی کو بھی آسانی سے جایا جا سکتا ہے۔ اس لائن پر درمیانی اسٹیشنوں کے لئے ریل کاریں بھی چلائی جاتی ہیں۔ ایک ڈاکخانہ اور تار گھر بھی ہے۔ جماعت کے اخراجات سے ایک اچھا ہاسپٹل بھی تعمیر کیا گیا ہے جس میں اطراف و اکناف سے لوگ بغرض علاج آتے ہیں۔ یہ دواخانہ قابل ڈاکٹروں کی زیر نگرانی ہے۔

آبادی کے وسط میں ایک گول بازار ہے جس میں سے پانچ چھ سڑکیں نکلتی ہیں اور ان سڑکوں کے بازوؤں میں مکانات و دفاتر تعمیر کئے گئے ہیں۔ ۲۳ محلے ہیں اور ہر محلے میں ایک مسجد ہے۔ ایک کمیٹی ہے جو آپسی جھگڑوں کے علاوہ محلے کے لوگوں کے نماز و روزہ کی بھی نگرانی کرتی ہے۔ آبادی میں اگرچہ پولیس کی چوکی بھی ہے مگر یہاں کے لوگ اپنے تصفیے محلے کی کمیٹی سے طے کراتے ہیں جس کا مرافعہ جماعت کی ایک اعلیٰ کمیٹی کرتی ہے جس میں جماعت کے زعماء ہوتے ہیں۔ سڑکوں کے ہر دو طرف درخت لگائے گئے ہیں جو یہاں کی شدید گرمی میں بہت آرام دہ ثابت ہوتے ہیں۔ گرمیوں میں سخت گرمی اور سردیوں میں سخت سردی ہوتی ہے اور کچھ عرصے سے درختوں کی وجہ سے بارش کی اوسط میں اضافہ ہوا ہے۔

اخلاق و آداب:۔ سڑک سے آبادی میں داخل ہونے کے راستہ پر ایک تختی لگی ہے کہ "اندرون آبادی سگرٹ نوشی نہ فرمائیے" کوئی شخص سڑکوں پر یا بازار میں سگرٹ پیتا ہوا دکھائی نہیں دیتا اور نہ بازار میں کسی دکان پر سگرٹ فروخت ہوتے ہیں۔ آبادی میں منشیات کی دکانیں نہیں ہیں۔ حتیٰ کہ ایک سینما گھر بھی نہیں۔ اس جماعت کے لوگ سینما نہیں دیکھتے۔ اور اگر کوئی شخص کسی دوسرے مقام پر سینما دیکھتے ہوئے پایا جائے تو اسے توبہ اور استغفار کی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ ریڈیو گھر میں ہیں مگر گانا سننے کی ممانعت ہے۔ اگر کوئی شخص سُننا بھی چاہے تو اپنے گھر میں اس قدر آواز سے سُن سکتا ہے کہ ہمسائے کے گھر میں آواز سنائی نہ آئے۔ خوش اخلاقی۔ ہمدردی اور دیانتداری یہاں کے لوگوں کا شعار ہے۔ دنیوی معاملات میں بھی راستباز ہیں۔ احکام خدا اور سنت رسول پر چلنے کی ہر شخص کوشش کرتا ہے اور ہر کام اور ہر بات میں خدا کا ذکر کرتا ہے۔ اس آبادی میں جرائم نہیں ہوتے۔ عورتیں خواہ کسی عمر کی ہوں برقعے اور نقاب میں دکھائی دیتی ہیں۔ کالج کی طالبات بھی شعار اسلامی کی پابند ہیں۔ چُست لباس کہیں دیکھنے میں نہیں آتا۔ ربوہ پہنچنے سے پہلے دوست احباب اور ساتھ کے مسافروں نے بتلایا کہ ربوہ میں جنت بنائی گئی ہے جس میں حوریں روشوں پر ٹہلتی اور جھولوں پر جھولتی ہیں وغیرہ وغیرہ مگر یہاں صرف اسلام کی پابندی ہی دکھائی دی۔

تعلیمی حالت:۔ جماعتِ احمدیہ کئی لاکھ اشخاص پر مشتمل ہے جو دنیا کے ہر حصے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ زیادہ تر تجارت و زراعت پیشہ اور ملازمین ہیں جن میں سے بعض نہایت اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ اس جماعت کا تعلیمی معیار دیگر جماعتوں سے بہت اونچا ہے جس کی وجہ ان کی تنظیم ہے۔ اکثر و بیشتر افراد انگلستان اور امریکہ کے تعلیم یافتہ ہیں جو ملک اور جماعت کی خدمت میں منہ[مک]

ہیں۔ مقامی ور پر مدارس ثانوی کے علاوہ مردوں اور عورتوں کے ڈگری کالج ہیں جن کے طلباء امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ عورتوں کے لئے دستکاری کا مدرسہ بھی ہے۔ عمارتیں پختہ اور عمدہ ہیں۔ تعلیم دینے والے قابل لوگ ہیں۔ آجکل مغربی اعلیٰ تعلیم کے بعد مذہبی رجحان اور عمل مفقود ہے۔ مگر اس جماعت کا ہر وہ شخص بھی جس نے مغربی اعلیٰ تعلیم انگلستان اور امریکہ میں پائی ہے نہایت خوش خلق اور پابند مذہب ہے اور کہیں سے بھی نہیں معلوم نہیں ہوتا کہ یہ شخص امریکہ یا انگلینڈ زدہ ہے باوجود اعلیٰ تعلیم اور اعلیٰ خدمات پر فائز ہونے کے رعونت و تکبر مزاج میں نہیں پایا جاتا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کو بھی خدا اور مذہب کی ایسی ہی ضرورت ہے جیسے متوسط طبقے کو ہوتی ہے۔

اس آبادی کا چھوٹا بڑا ہر شخص پابند صوم و صلوٰۃ ہے۔ پنج وقت مساجد میں نمازیں ہوتی ہیں اور محلے کا ہر شخص ان میں شرکت کرتا ہے۔ اور یہاں کا بازار نماز عشاء کے لئے بند ہوتا ہے تو صبح کو ہی کھلتا ہے۔ جمعہ کی نماز واقعی ایسی ہوتی ہے جیسے نماز عید ہوتی ہے۔ کثیر تعداد میں لوگ شرکت کرتے ہیں عورتیں مرد بھی نمازیں شریک ہوتے ہیں۔ مسجد میں ایک چوتھائی حصہ عورتوں کے لئے مختص ہے۔ مردانہ اور زنانہ حصہ کے درمیان قنات ہوتی ہے۔ حضرت امام صاحب خود پنج وقتہ نماز پڑھاتے ہیں۔ ماہ رمضان میں عبادت کی بہار دیکھنے کے قابل ہوتی بیان کی جاتی ہے۔

رسومات سے اجتناب :-

یہ کام عام طور سے مسلمانوں میں نہ صرف خوفناک بلکہ تباہ کن ہوتا ہے۔ کئی مسلمانوں کے خاندان ایسے ہیں۔ جو شادی کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ اور ان کی لڑکیاں بن بیاہی رہ جاتی ہیں۔ مگر جماعت احمدی نے اس کام کو نہایت آسان کر دیا ہے۔ ان کے یہاں نہ جوڑے گھوڑے کے بارے میں تکرار ہوتی۔ اور نہ جہیز سے متعلق سوال و جواب۔ دلہن والے اپنی حیثیت سے جو بھی دیں قابل قبول جو کچھ دیا جاتا ہے۔ وہ دلہن کو نہ کہ دولہے کو۔ نکاح کی تاریخ وقت۔ کا اعلان ہو جاتا ہے۔ مکان پر دوست احباب جمع ہو جاتے ہیں ۔ نکاح ہونے کے بعد شکر کا عقد دونوں کو دعا دے کر رخصت ہو جاتے ہیں۔ البتہ ولیمہ حسب حیثیت ضرور کیا جاتا ہے۔ کسی قسم کی رسومات شادی سے پہلے اور بعد نہیں کئے جاتے۔ عقد کو ضرورت شرعی تصور کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح سے اسراف سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ شادی کے بعد نہ قرضخواہوں کے تقاضے ہوتے ہیں۔ اور نہ عدالتی ڈگریوں کے ماتحت گھر کا اسباب نیلام ہوتا ہے۔

موت واقع ہو جانے کی صورت میں مسجد میں اعلان ہو جاتا ہے۔ دوست احباب اور عزیز و اقارب پرسہ کے لئے گھر پر جمع ہو جاتے ہیں۔ صرف مرنے والے کے لئے کفن اور قبر کے اخراجات حسب حیثیت کئے جاتے ہیں جو زیر بار کن نہیں ہوتے البتہ مرنے والے کے عزیز و اقارب قبر پر جا کر مرنے والے کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔ چہلم کے روز چالیس قسم کے پر تکلف کھانوں سے یہ حضرات محروم ہیں۔

اس جماعت کی عورتیں پردہ کی پابندی کرتی ہیں گھر سے باہر بغیر برقعے کے کوئی عورت دکھائی نہیں دیتی۔

اردو زبان

باوجود پنجابی ہونے کے اس آبادی کے چھوٹے بڑے کی زبان اردو ہے اور بیشتر اردو بولتے ہیں سے کا استعمال کافی تعداد میں ، اردو گرامر کے خلاصت ہوتا ہے۔ بر ایہم اردو میں مروجہ فارسی و عربی کے الفاظ گفتگو میں صحیح طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ قرآن مجید کی تفسیر اردو میں کئی جلدوں میں لکھی گئی ہے۔ اور بیشتر تصنیفات اردو ہی میں ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ علوم شرقیہ کے ماہر اور علوم مغربی کی اعلیٰ تعلیم انگلستان میں پاکر فارغ التحصیل ہوئے۔ دراز قامت گٹھیلا جسم۔ خوبصورت ہنس مکھ چہرہ جس سے تقدس ٹپکتا ہے۔ اپنی جماعت کے قریباً ہر فرد سے واقف اور اس کے اچھے برے حالات میں اس کے ساتھی ہیں۔ پانچ وقت نماز باجماعت پڑھاتے ہیں۔ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں اور اپنی جائداد کا معتدبہ حصہ جماعت کی فلاح و بہبود پر صرف فرماتے ہیں۔ کئی زبانوں پر عبور رکھتے ہیں۔ ان کی مقناطیسی شخصیت اور کردار نے ساری جماعت کو مسحور کر رکھا ہے

جذبہ ایثار و قربانی

یہ جذبہ اس جماعت میں درجہ کمال کو پہنچا ہوا ہے جب کبھی جماعت کو اپنی جماعت کے کسی شخص کی خدمات کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ حضرت امام صاحب کے حکم کی تعمیل میں فوراً اپنے نفع و نقصان کا خیال کئے بغیر جماعت کی خدمت کے لئے حاضر ہو جاتا ہے۔ اس وقت ربوہ میں کئی ایسے افراد ہیں جو بڑی بڑی ملازمتیں چھوڑ کر جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ گو جماعت ان کی خدمت کا قلیل معاوضہ دیتی ہے کئی اشخاص ایسے ہیں۔ جنہوں نے اپنی جائدادیں جماعت کے حق میں ہبہ کر دیں۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے ایثار اور قربانی کی مثال نہ صرف قابل تعریف ہے۔ بلکہ ہر فرقہ کے صاحب جاہ و ثروت کے لئے قابل تقلید ہے۔ ان کی جائداد کا اکثر حصہ جماعت کے حق میں وقف ہے۔ اور آمدنی کا بھی بڑا حصہ جماعتی کاموں پر صرف ہو رہا ہے۔ اسی پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ جماعت کے بڑے سے بڑے آدمی پر لازم ہے کہ وہ کم از کم پندرہ روز مواضعات میں جا کر درس کلام مجید دے۔ اور وہ بھی اپنے صرفہ سے۔ جائے غور ہے کہ ہر سال اپنے کاروبار کو چھوڑ کر خدمت دین کتنا بڑا ایثار و قربانی ہے کیا اس کی مثال کسی دوسرے فرقہ میں مل سکتی ہے۔

دینی کارنامے

اس جماعت نے اپنے ۲۳ محلوں میں ہر محلہ کے لئے ایک ایک مسجد تعمیر کروائی ہے۔ اور ایک بہت شاندار مسجد جس کا نام مسجد اقصےٰ ہے۔ سالانہ اجتماع کے میدان میں زیر تعمیر ہے۔ جس کے تعمیر کے اخراجات ایک صاحب خیر نے اپنے ذمہ لئے ہیں جس کا اندازہ پانچ چھ لاکھ روپیہ ہے اور اس نے اپنا نام پردہ خفا میں رکھنے کی خواہش کی ہے۔ ربوہ کے علاوہ بیرون ملک مثلاً امریکہ، انگلستان۔ ڈنمارک۔ جرمنی جنوبی افریقہ کے بیشتر مقامات میں مساجد تعمیر کرائی ہیں بیرونی ممالک میں کس قدر اخراجات ہوں گے۔ ہر پڑھا لکھا شخص اندازہ کر سکتا ہے۔ کلام مجید کے یورپ کی ۱۴ زبانوں میں ترجمے کئے گئے ہیں ہندی کا ترجمہ ابھی زیر تکمیل ہے اسلامیات پر کئی کتابیں مختلف زبانوں میں لکھی گئی ہیں۔ اور ان کے لئے ایک بڑی شاندار لائبریری کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔ اسلامیات پر مبلغین کو تعلیم دے کر مختلف ممالک کو روانہ کیا جاتا ہے۔ اور وہاں کے طلباء ربوہ مذہبیات میں درس لینے آتے ہیں۔ جن کے اخراجات جماعت برداشت کرتی ہے۔ اور انہیں سکالرشپ دیئے جاتے ہیں۔

تنظیم

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنے بڑے تعمیراتی کام۔ تراجم تبلیغی اخراجات اور کتب کی طباعت وغیرہ کس فنڈ سے کی جاتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جماعت کے ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ ۶½ فیصد سے لے کر دس فیصد تک اپنی آمدنی بطور چندہ جماعت کو دے۔ جس کا اندازہ تقریباً ایک کروڑ روپیہ سالانہ ہوتا ہے۔ ان تنظیمی کاموں کے انصرام کے لئے متعدد دفاتر قائم کئے گئے ہیں۔ جن کی شاندار عمارتیں ہیں۔ اور ان میں کام انجام پاتا ہے۔ مختلف محکمہ جات ہیں جن میں اردو عربی اور انگریزی جاننے والے اہلکار اور عہدہ دار ہیں۔ اور اپنے فرائض منصبی فرض شناسی سے انجام دیتے ہیں۔ اگر کوئی رکن چھ ماہ تک چندہ ادا نہ کرے تو آئندہ اس کا چندہ قبول کرنے سے انکار کیا جاتا ہے جو اس کے لئے جسمانی سزا سے کہیں بدتر ہے۔ اس کو توبہ و استغفار کی سزا بھگتنی پڑتی ہے جس کے بعد

اس کی کوتاہی کو معاف کیا جاتا ہے

احکام کی خلاف ورزی کی صورت میں سزائیں بھی دو قسم کی دی جاتی ہیں ایک یہ کہ چندہ لینے سے انکار کیا جاتا ہے دوسرے یہ کہ بلحاظ نوعیت جرم کرنیوالے کو مسجد میں چند دن توبہ و استغفار کرنی پڑتی ہے۔ قابل صد آفرین ہیں وہ لوگ جو جماعت کے احکام کی پابندی کرتے ہیں۔ کیونکہ حکومتوں کی عبرتناک سزاؤں کے باوجود بھی لوگ جرم کرنے کی جسارت کرتے رہتے ہیں۔

سالانہ اجتماع

سالانہ اجتماع ماہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہوتا ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ ستر اسی ہزار آدمی شرکت کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا اس قدر کثیر تعداد میں لوگ اس چھوٹی سی بستی میں کیونکر ٹھہرائے جاتے ہیں۔ جبکہ سردیاں اپنے شباب پر ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں اتنے اشخاص کے کھانے پینے کا انتظام کیونکر کیا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے ہر ایک گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے میں کھانا تقسیم کر دیا جاتا ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس جماعت میں کس قدر منظم طریقہ پر کام ہوتا ہے اس اجتماع میں امیر سے امیر اور غریب سے غریب کھانا لنگرخانہ سے کھاتا ہے۔ اور ہزاروں افراد ایسے ہوں گے جو اپنے گھروں میں نفاست سے کھانے کے عادی ہوں گے۔

مہمان خانہ یا لنگر خانہ

ایک وسیع کمپونڈ میں پختہ عمارت ہے۔ جس کے جانب مغرب طویل اور وسیع ڈائننگ ہال ہیں اور جانب شمال کئی کمرے ہیں جنہیں مہمان ٹھہرائے جاتے ہیں جانب جنوب بڑے بڑے ہال اور جانب مشرق پانچ یا چھ فیملی کوارٹرس ہیں جن میں ایسے مہمان جن کے ساتھ اہل و عیال ہوں مقیم رہ سکتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسی لنگر خانے سے سالانہ اجتماع کے خورد و نوش کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ ملازمین مہمان خانہ منکسر المزاج ہمدرد اور فرض شناس ہیں جو مہمان کی ضروریات کی فوری تکمیل کرتے ہیں۔ اس لنگر خانے کا سالانہ بجٹ ایک لاکھ روپے بیان کیا جاتا ہے

قبرستان

آبادی کے جانب مشرق سڑک کے اس پار پہاڑیوں کے دامن میں قبرستان کے لئے ایک وسیع میدان ہے جس میں موجودہ امام صاحب کے پیشرو کی قبر ہے۔ مزار مبارک کے اطراف دیگر قبریں ہیں جن کی خصوصیت یہ ہے کہ کتبہ پر مرنے والے کی زندگی کے اہم واقعات کندہ ہیں قبریں سلیقہ سے بنائی گئی ہیں اور قطار در قطار ہیں۔ اسکو خوبصورت بنانے کے لئے پھولوں کے اور سایہ دار درخت لگائے جا رہے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ

حضرت موصوف علوم مشرقیہ کے ماہر ہیں اور علوم مغربی کی تعلیم انگلستان میں پا کر فارغ التحصیل ہوئے امامت پر فائز ہونے سے پیشتر درس و تدریس میں مشغول رہے۔ مقامی کالج کے پرنسپل تھے۔ اس وقت سن شریف ساٹھ۔ دراز قامت گٹھیلا جسم خوبصورت ہنس مکھ چہرہ جس سے تقدس ٹپکتا ہے۔ اپنی جماعت کے تقریباً ہر فرد کی نجی زندگی سے واقف اور اس کے اچھے برے حالات میں اس کے ساتھی ہیں۔ آپ کی رہائش گاہ کے متصلہ بڑی مسجد میں پانچ وقت نماز پڑھاتے ہیں اور باقی وقت انتظامات مقامی و ممالک بیرونی میں مشغول رہتے ہیں مبلغین کی ساری رپورٹیں بذات خود ملاحظہ فرما کر ہدایات تحریر فرماتے ہیں۔ ملاقات کے متمنی اشخاص سے خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں۔ وسیع معلومات سے ان کے علمی تبحر کا پتہ چلتا ہے۔ علاوہ دنیوی اور دینی کے علم الابدان سے واقف ہیں طب یونانی اور انگریزی بھی جانتے ہیں باوجود کثیر جائیداد کے مالک ہونے کے نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں اور اپنی جائیداد کا معتدبہ حصہ جماعت کی فلاح و بہبود پر صرف فرماتے ہیں کئی زبانوں پر بھی عبور رکھتے ہیں۔ ان کی مقناطیسی شخصیت اور کردار نے ساری جماعت کو مسحور کر رکھا ہے اور ان کی رہنمائی اور قیادت میں ساری جماعت شرع محمدی پر کاربند اور عامل ہے۔ جماعت کا اخلاقی معیار بہت بلند ہے اور احکام اسلامی کی پابندی کا فیصد تقریباً صد فی صد ہے۔ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ ہر فرقے میں خال خال شخصیتیں پابند شرع ہوتی ہیں۔ مگر پوری جماعت کو اسلامی تعلیمات کا نمونہ بنانا آپ کی ایک کرامت ہے۔

میری تمام فرقوں سے دست بستہ درخواست ہے کہ وہ اپنے اندر جماعت احمدیہ کی سی تنظیم احکام شرعیہ کی پابندی اور تبلیغ اسلام کا جذبہ پیدا کریں اور اپنے عالم دین کی اطاعت مطلقہ کریں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اسلام کا کبول نہ دنیا میں بول بالا ہو اور اسلام تمام روئے زمین کے انسانوں کا چہیتا مذہب ہو جائے۔

ترک دنیا کے علائق تو کرے سب زاہد
گر مناسب ہو تو اک ترک ریا اور سہی

35

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفرقان کے پرانے رسالے نصف قیمت پر

ماہنامہ الفرقان ربوہ کے ۱۹۵۳ء سے لے کر ۱۹۶۲ء تک کے ایک سو دس متفرق مہینوں کے عام رسالے دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ سب رسالے نہایت مدلل اور ٹھوس مضامین پر مشتمل ہیں۔ ان سب رسالوں کی مجموعی قیمت چھیاسٹھ روپے سے کچھ زیادہ بنتی ہے۔ اب جو دوست سب رسالے خرید کریں گے انہیں کل رسالہ جات نصف قیمت یعنی تینتیس ۳۳ روپے میں دئے جائیں گے۔ یہ رعایت اس شمسی سال کے آخر تک جاری رہے گی (محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا)

خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ مرکزیہ کے اجتماعات پر تشریف لانے والے دوست دستی لے جا کر محصول ڈاک سے محفوظ رہیں گے۔ ایسے احباب اگر دفتر کو پہلے سے مطلع فرمائیں گے تو دفتر ان کے لئے سیٹ تیار کر رکھے گا۔

اگر کوئی دوست ان رسالوں میں بعض خریدنا چاہیں گے تو ان سے اصل قیمت کا ۲/۳ لیا جائے گا۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

ولادت

برادرم رحمت علی صاحب ظفر واقف زندگی ٹیچر مڈل سکول محمد آباد اسٹیٹ کو اللہ تعالیٰ نے ۶۲-۹-۹ کو دو بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نو مولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمر دراز فرماتے ہوئے دین و دنیا میں کامیاب فرمائے۔ اور خدمت سلسلہ کی بیش از بیش خدمات سے نوازے۔ آمین۔

(محمد نواز مومن)

درخواست دعا

میں بیس سال سے انتڑیوں اور کئی دوسری خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہوں علاج کی سب کوششیں ناکام ہو چکی ہیں تمام بہن بھائیوں سے گذارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت رزق دین و دنیا میں کامیاب اور عزت اور خوشیوں والی زندگی بخشے۔ آمین۔

عطاء الٰہی احمدی
۱۲ کھنہ بلڈنگ۔ چوک برف خانہ ریگل روڈ
— لاہور —

امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے؟

اسلئے کہ:۔
حضرت المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے
اسلئے کہ:۔
یہ ایک الہامی تحریک ہے
اسلئے کہ
امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے
اسلئے کہ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔ تفصیلات کیلئے افسر امانت تحریک جدید ربوہ سے رجوع کریں

ہر خادم کو چاہیئے کہ سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۸-۱۹-۲۰ اخاء/اکتوبر میں شامل ہو کر تین دن خالصۃً روحانی ماحول میں بسر کرے (مہتمم)

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

سائنس بلاک جامعہ نصرت کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ۵۰۰۰۰/- کی پیشکش کی تھی جس میں سے اس وقت تک صرف دس ہزار چھ سو جمع ہوا ہے۔ ذیل میں چندہ دہندگان کی مکمل فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ تا ہر شہر کی لجنہ کی عہدہ داران کو علم ہو جائے کہ ان کے شہر سے کتنی مستورات نے چندہ دیا ہے۔ یہ فہرست ظاہر کرتی ہے کہ انفرادی طور پر تو بعض بہنوں نے بہت قربانی دی ہے۔ مگر بحیثیت لجنہ کے صرف لجنہ کراچی نے منظم طور پر کوشش کی ہے باقی لجنات کا چندہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ کوشش کریں کہ آئندہ سال میں یہ رقم پوری ہو جائے۔ (خاکسارہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سابق صوبہ سندھ

۵۳-	از لجنہ کریم نگر فارم	۸۶ — ۰۰
۵۴-	” ” احمد آباد اسٹیٹ	۲۰ — ۵۰
۵۵-	” ” نور نگر فارم	۲۴ — ۰۰
۵۶-	” ” نصرت آباد اسٹیٹ	۱۴ — ۰۰
۵۷-	” ” محمد آباد اسٹیٹ	۳۲ — ۹۹
۵۸-	” ” سانگھڑ	۵ — ۰۰
۵۹-	از صوبیدار نور محمد صاحب سانگھڑ	۵۵ — ۰۰
۶۰-	از لجنہ جھکڑ	۵ — ۰۰

روہڑی

۶۱-	محترم مشتاق عالم صاحب	۵ — —

ملتان

۶۲-	محترمہ امۃ القیوم صاحبہ	۱۰ — ۰۰
۶۳-	” امۃ الوہاب صاحبہ	۱۰ — ۰۰
۶۴-	” اہلیہ گل محمد صاحب	۱۰ — ۰۰
۶۵-	” شمیم اختر ہاشمی صاحبہ	۵ — ۰۰
۶۶-	” طیبہ گل صاحبہ	۲۰ — ۰۰
	میزان	۵۵ — ۰۰

حیدر آباد

۶۷-	از لجنہ حیدر آباد	۴۳ — ۰۰

نوشہرہ چھاؤنی

۶۸-	محترم محمد امین صاحب	۱۰۰ — ۰۰

مردان

۶۹-	از لجنہ مردان	۵۰ — ۰۰

گجرات

۷۰-	محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ گونیکی ضلع گجرات	۵ — ۰۰
۷۱-	از لجنہ گجرات	۱۴۰ — ۰۰

مظفر گڑھ

۷۲-	از لجنہ مظفر گڑھ	۸ — ۷۵

حافظ آباد

۷۳-	محترمہ زاہدہ اسلام صاحبہ	۱۰ — ۰۰

کوئٹہ

۷۴-	محترمہ عارفہ کوثر صاحبہ	۱۰ — ۰۰
۷۵-	محترم سید بشیر احمد صاحب لورالائی	۱۰ — ۰۰

ڈھاکہ

۷۶	از لجنہ ڈھاکہ	۲۵ — —

(باقی)

فوجی بھرتی

مورخہ ۹ / اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز بدھ بوقت نو بجے صبح ایوانِ محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

ناظر امور عامہ
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

درخواست دعا

مکرم بابو عبد الحلیم صاحب اکاؤنٹنٹ پنشنر کے خسر چوہدری عزیز اللہ صاحب پٹیالہ کی حیدرآباد کیو جے سول ہسپتال جھنگ صدر میں زیر علاج ہیں۔ پہلا اپریشن ہو چکا ہے دوسرا اپریشن ایک ڈیڑھ ماہ تک ہوگا۔ احباب انکی کامل شفایابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

ماسٹر مولا داد محلہ دار الیمن ربوہ

حب جلدوار

جسکی تعریف

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مطبوعہ ۱۲/ نبوت ۱۳۴۲ ہش میں فرمائی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی نسخہ کے مطابق نہایت احتیاط سے بنائی گئی ہیں۔ ذیابیطس، کثرت بول کے لئے نہایت مفید گولیاں ہیں۔ جملہ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی اور فاد زہر ہیں۔

قیمت فی شیشی — تین روپے

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

قرآنی حقائق بیان کرنیوالا

ماہنامہ الفرقان ربوہ

تبلیغی وعلمی مجلہ جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء جالندھری ہیں۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے

منیجر ماہنامہ الفرقان ربوہ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کی کامدار کلاتھ پردہ کلاتھ سیٹ بستر فرشی دریاں کھیس تولئے جائے نماز تکیے اور پرچون مل سکتے ہیں۔

نسیم ہوزری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائل پور

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف -/۲
مینیجنگ ایڈیٹر

نصرت رائیٹنگ پیڈ جس پر

الیس اللہ بکاف عبدہ

چھپا ہوا ہے

ملنے کا پتہ: نصرت آرٹ پریس ربوہ

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں منیجر

وقت کی پابندی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۳	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۰	۱۱-۲۰	۱۲-۱۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۳-۴۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۴۰	۸-۱۰	۸-۳۰	۹-۲۰	۱۰-۳۰	۱۱-۰۰	۱۲-۳۰ بعد دوپہر	۱-۰۰	۲-۱۰	۳-۴۰	۴-۱۰	۵-۱۰	۵-۳۰
سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۱۵	۹-۱۵	۴-۰۰ بعد دوپہر	ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے													محمد علی ظفر
گوجرانوالہ تا سرگودھا	۱۱-۱۵	۹-۳۰	۵-۴۰ بعد دوپہر	آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار و خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں													براہ منیجر

جائداد

کراچی اور سابقہ سندھ میں ہر قسم کی زرعی و سکنی زمین و جائداد کی خرید و فروخت دیکھ بھال و انتظام، تعمیر کرایہ رجسٹریشن وغیرہ و دیگر متعلقہ امور کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں دیانت ٹریڈرز۔ یوسف چیمبرز۔ اسٹیشن روڈ حیدر آباد فون ۵۲۰۰ کراچی برانچ فون نمبر

آپ کے گھر میں تریاق کبیر

کی ایک شیشی ہر وقت موجود رہنی چاہیئے
تاکہ پیٹ درد، ہیضہ، متلی اور دستوں کا فوری
علاج کیا جا سکے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

شربت خانہ ساز

کھانسی نزلہ اور سینہ کی جملہ امراض کا مکمل علاج،
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ کی فخریہ پیشکش
سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ قیمت فی شیشی سوا روپیہ۔

تیار کردہ۔ دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ۔ ربوہ

سرمہ خورشید

لاجواب اور عجوبۂ روزگار سرمہ
یہ سرمہ نہایت درجہ مقوی بصر
ہے، نظر تیز کرتا اور عینک
اتارتا ہے۔ خارش، پانی ڈھلکا
ککرے موتیا وغیرہ کا بہترین علاج ہے
قیمت فی شیشی ۷۵ پیسے

نور کا جل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کے لئے
بہترین سرمہ، خارش، پانی بہنا، ناخنہ، پھلی، وغیرہ امراض کا بہترین
علاج ہے۔ متعدد جڑی بوٹی کا سیاہ
رنگ جوہر ہے بچوں عورتوں مردوں
سب کے لئے یکساں مفید ہے۔
قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تیار کردہ:- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

نورِ صحت

حبوب ثانی۔
کمزوری دور کرنے کے لئے پٹھوں کی طاقت کا خاص اکسیر ہے ۴۸ گولی پندرہ روپے
بیرونی علاج کے ساتھ مکمل کورس ۲۵ روپے نصف کورس ساڑھے بارہ روپے
احمدیہ دواخانہ متصل ڈی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ

نورانی کا جل

سرمہ نور والوں کا
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے
بہترین تحفہ
فی شیشی سوا روپیہ
راولپنڈی میں احمد برادرز جنرل سٹور سٹلائٹ ٹاؤن
ربوہ میں افضل برادرز گول بازار ربوہ
کراچی میں سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال
کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب شارع لیاقت اور
عبدالرحمن خان صاحب قراطونی روڈ سے خرید فرماویں۔

گھر کا چراغ

نرینہ اولاد کیلئے بہترین دوائی
مکمل کورس بیس روپے

طاقت کی دوائی

مایوس اور کمزور نوجوان کا
زندگی بخش علاج
مکمل کورس ۳۰ روپے

سرمہ نور رجسٹرڈ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے
ہمیشہ خریدتے وقت شفاخانہ رفیق حیات
کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں۔ فی تولہ ۲
روپے ربوہ میں تمام بڑے جنرل سٹورز،
کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب شارع لیاقت
اور عبدالرحمن خان صاحب قراطونی روڈ
اور لائلپور میں کریم میڈیکل سٹور سے مل سکتا ہے

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

بلبل پولٹری فارم

ربوہ کا
وائٹ لیگھارن کی جدید ترین نسل کے بچے ... والے
... اور ایک روزہ چوزے حاصل کریں
... مرغیوں کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد
... ریٹ انڈے ... پیسے فی عدد اور ایک روزہ چوزے
... روپے درجن۔ (رجسٹرڈ)

ضرورت چکی فٹر

... منڈی ربوہ میں بجلی ... کی چکی ... کی
ضرورت ہے۔
... دینی بھی مقصود ہے خواہشمند
فوری پتہ کریں۔
جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ

دنیا بھر میں بہترین رشید چولہے

جو بلحاظ خوبصورتی پائیداری کی بچت اور ... بے مثال ہیں
اپنے شہر کے ڈیلر سے مقررہ نرخ پر طلب کریں
بنانے والے:- رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

جڑاؤ ساں سیٹ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ ساں سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

توسیع اشاعت الفضل کے لئے دورہ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے توسیع اشاعت الفضل کے سلسلے میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب
... وقف زندگی کو بعض دیگر مقامات کے علاوہ خاص طور پر مندرجہ ذیل مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے
اوکاڑہ، ساہیوال، بہاولنگر، بہاولپور، خان پور، رحیم یار خان، سکھر،
شکار پور، جیکب آباد، خیرپور میرس، نواب شاہ، حیدرآباد، مدین، تھرپارکر
خواجہ خورشید احمد صاحب توسیع اشاعت الفضل کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح وارشاد کا فریضہ
بھی انجام دیں گے۔ متعلقہ جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان نیز دیگر عہدیداران اور
... سلسلہ نمائندہ الفضل سے کما حقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔
(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

... دنسوال (جبب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

ah

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

یکم اخاء تا ۷ اخاء ۱۳۴۷ ہش

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت گزشتہ ہفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ۷ اخاء بروز دوشنبہ آٹھ دس روز کے لئے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ گزشتہ ہفتہ ضعف کی وجہ سے طبیعت ناساز رہی۔ ضعف کا دورہ قریباً روزانہ ہی ہوجاتا رہا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللہم آمین

۳۔ مورخہ ۴ اخاء کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد یہ دعا پڑھی۔

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا
وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا ۔

حضور نے اس دعا کے معنی اور مفہوم پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ ایک جامع دعا ہے جس کے ذریعے سے ہم اپنی تمام مشکلات ومصائب اور ہر طرح کے ابتلاؤں کے وقت میں اللہ تعالیٰ سے اس کی حفاظت اس کی نصرت وتائید اور اس کی رحمت و برکت کے طلبگار ہوتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ بکثرت اس دعا کا ورد کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے۔ اور ہمیں ہر لحظہ اس کی تائید ونصرت اور رحمت وبرکت حاصل ہو۔

۴۔ محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو گزشتہ ہفتہ تین چار بخار آتا رہا۔ اب بخار سے تو آرام ہے لیکن اسہال کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے بہت کمزوری محسوس فرماتی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ بیگم صاحبہ کو اپنے فضل سے کامل وعاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

۵۔ ۴ اخاء سے ۶ اخاء تک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ربوہ میں چوتھا کل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ منعقد ہوا جس میں ملک کی نامور ٹیموں نے شرکت کی۔ اس ٹورنامنٹ میں پاکستان ویسٹرن ریلوے کی ٹیم نے چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے فرمایا اور آخری اور فائنل میچ کے اختتام پر کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے تقسیم فرمائے۔

۴ اکتوبر ربوہ کی بی ٹیم نے کشمیر کلب گوجرانوالہ کو ۲۴ کے مقابلہ پر ۵۲ پوائنٹس سے شکست دی۔ دوسرے روز پاکستان ریلوے نے ۸ کے مقابلہ پر ۴۳ پوائنٹس سے سرگودھا ٹیم پر نمایاں برتری حاصل کی۔ ربوہ اے نے واپڈا کی ٹیم کو ۲۹ کے مقابل پر ۳۰ پوائنٹ حاصل کرکے شکست دی۔ پاکستان ریلوے نے ربوہ بی کو ۱۷ کے مقابل ۴۲ پوائنٹس سے شکست دی۔ آخری روز مورخہ ۶ اکتوبر کو ٹورنامنٹ کے فائنل میچ ہوئے اس روز ربوہ کے انتظامی اور تعلیمی اداروں میں عام تعطیل تھی۔ اس وجہ سے کبڈی کی گراؤنڈ میں خوب رونق تھی۔ اور ناظرین نے دل کھول کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ فائنل میچ کے آغاز سے قبل مہمان خصوصی جناب ظفر چوہدری صاحب سٹیشن کمانڈر سرگودھا نے کھلاڑیوں سے مصافحہ فرمایا۔ فائنل مقابلہ پاکستان ریلوے اور ربوہ اے ٹیم کے درمیان میدان پاکستان ریلوے کے ہاتھ رہا۔ کھیل ختم ہونے پر ریلوے کے ۹ اور ربوہ اے کے ۲۵ پوائنٹ تھے۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

موصی احباب کے لئے ضروری اعلان

ہر موصی نے اللہ تعالیٰ کے مامور کی آواز پر لبیک کہہ کر خاص طور پر تقویٰ وپرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے کا عہد کیا ہے۔ نیز یہ اقرار کیا گیا ہے کہ وہ خاص مالی قربانی کرے گا اپنی آمد کا دسواں حصہ باقاعدگی سے ادا کرتا رہے گا۔ اور اپنے ترکہ کا ۱/۱۰ حصہ بھی اشاعت اسلام کی اغراض کے لئے صدر انجمن احمدیہ کو پیش کرے گا۔

مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض موصی صاحبان حصہ آمد کی ادائیگی ماہ بماہ تعہد سے نہیں کرتے اور وہ بقایا دار ہو جاتے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ ہے کہ چھ ماہ سے زائد بقایا دار اگر ادائیگی کے لئے مجلس کارپرداز سے مہلت حاصل نہ کرلے تو اس کی وصیت منسوخ کردی جائے۔ پھر یہ بھی قاعدہ ہے کہ بوقت وفات کل بقایا ادا ہونا لازمی ہے (خواہ بقایا حصہ آمد کا ہو یا حصہ جائداد کا) اگر بقایا ادا نہ ہو تو تا ادائیگی موصی کو امانتاً دوسری جگہ دفن کیا جائے گا۔

جہاں تک ترکہ اور جائداد کے حصہ کا سوال ہے۔ یہ وصولی صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق جناب ناظم صاحب جائداد کے ذمہ ہے۔ جب تک ان کی طرف سے پوری وصولی کی رپورٹ نہ آئے۔ تب تک موصی کی نعش حسب قواعد بہشتی مقبرہ میں دفن نہیں ہوسکتی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۵۲ء میں کافی تجربہ کے بعد ایک مرحوم موصی کے بارے میں دفتر بہشتی کو ہدایت دی تھی کہ:-

"صحیح طریق یہ ہے کہ ورثاء ساری رقم ادا کردیں۔ یا پھر امانتاً دوسرے قبرستان میں دفن کریں جب رقم ادا ہو جائے مقبرہ میں دفن کریں۔"

گزشتہ دنوں یہ معاملہ پھر پیش ہونے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے۔

"اس پر عمل ہونا چاہیئے"

صدر انجمن احمدیہ نے ان ارشادات کی روشنی میں اپنے ریزولیوشن ۶۴۶ مورخہ ۶۸/۷/۱۲ میں قاعدہ بنادیا ہے کہ ہر موصی کا حصہ آمد وحصہ جائداد کی پہلے وصولی ہونا ضروری ہے ورنہ میت کو امانتاً دوسرے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ موصی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس قاعدہ کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کیونکہ اب آئندہ سے ناظم صاحب جائداد اس پر عمل پیرا ہونے کے پابند ہیں اور ایسے ہی مجلس کارپرداز بھی اس کی پوری پابندی کرے گی۔

امید ہے کہ صدر صاحبان مجالس موصیان اپنے اپنے حلقہ کے تمام موصی بھائیوں کو اس قاعدہ سے پوری طرح اطلاع فرمائیں گے۔ امراء کرام اور صدر صاحبان جماعت بھی کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ابوالعطاء جالندھری۔ صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار درد گردہ سے لمبے عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے

ملک عبدالصمد

محمود پروڈکٹس محل لپیرہ گنج لاہور۔